

47761 - اس کے ذمہ تجارتی سامان کی زکاة ہے لیکن اس کے پاس رقم نہیں

سوال

ایک شخص کی ملکیت میں زمین کا ایک پلاٹ ہے جس پر سال مکمل ہو چکا ہے اور اس پر زکاة واجب ہو چکی ہے کیونکہ یہ تجارتی سامان میں سے ہے، اس کی زکاة کیسے ادا کی جائے گی، یہ علم میں رہے کہ مالک کے پاس نقد رقم بہت ہی قلیل ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

کتاب و سنت سے ثابت ہے کہ تجارتی سامان میں زکاة واجب ہے.

کتاب اللہ کے دلائل:

مندرجہ ذیل فرمان باری تعالیٰ کا عموم:

اے ایمان والو اپنی پاکیزہ کمائی میں سے خرچ کرو، اور ہم نے جو تمہارے لیے زمین سے نکالا ہے البقرة (267).

مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں:

اپنی پاکیزہ کمائی میں سے خرچ کرو. اس سے مراد تجارت ہے.

اور حدیث میں ابو داود رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت کردہ مندرجہ ذیل حدیث ہے:

سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اس چیز کی زکاة نکالنے کا حکم دیتے جو ہم نے فروخت کے لیے رکھی ہوتی تھی "

سنن ابو داود حدیث نمبر (1562).

اور اس حدیث کی سند میں کلام کی گئی ہے، لیکن بعض اہل علم نے اسے حسن قرار دیا ہے، مثلاً ابن عبد البر رحمہ

اللہ تعالیٰ نے، اور مستقل فتویٰ کمیٹی کے علماء کرام نے بھی اسی پر اعتماد کیا ہے۔

دیکھیں: فتاویٰ اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (19 / 331)۔

لہذا جو تجارت کے لیے تیار کردہ ہو جب وہ نصاب کو پہنچ جائے اور اس پر سال مکمل ہو جائے تو اس میں زکاة واجب ہو جاتی ہے۔

تو اس بنا پر میرے سائل بھائی، آپ کی زمین جس پر سال مکمل ہو چکا ہے اس کی زکاة نکالنی واجب ہے، وہ اس طرح کہ آپ سال کے آخر میں اس کی قیمت معلوم کریں اور اس قیمت میں سے دس کا چوتھائی حصہ زکاة ادا کریں مثلاً اگر پلاٹ کی قیمت ایک لاکھ دینار ہو تو آپ پر اڑھائی فیصد (2.5 %) زکاة نکالنی واجب ہے، یعنی دو ہزار پانچ سو دینار، اور اسی طرح باقی حساب بھی ۔

اور اگر آپ کے پاس نقدی ہے تو یہ زکاة نکالنی واجب ہے، اس میں پلاٹ فروخت کرنے تک تاخیر کرنی جائز نہیں ہے، لیکن اگر آپ کے پاس زکاة نکالنے کے لیے نقد رقم نہیں تو آپ کے خوشحال ہونے تک یہ آپ کے ذمہ فرض رہے گا اور اگر زمین فروخت کرنے تک آپ کو رقم میسر نہ آئے تو زمین فروخت کرنے کے بعد ان سب سالوں کی زکاة نکالنا ہو گی جن میں زکاة واجب ہوئی تھی۔

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں:

" تجارت کے لیے تیار کردہ زمین میں زکاة واجب ہے، اس کی دلیل سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی مشہور حدیث ہے وہ بیان کرتے ہیں:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اس چیز کا صدقہ نکالنے کا حکم دیا کرتے تھے جو ہم فروخت کرنے کے لیے تیار کرتے "

یہاں صدقہ سے مراد زکاة ہے " اھ

اور شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ کا یہ بھی کہنا ہے:

" جب زمین وغیرہ مثلاً گھر اور گاڑی وغیرہ تجارت کے لیے رکھی گئی ہو تو ہر برس اس کی قیمت کے مطابق زکاة سال مکمل ہونے پر اس کی زکاة نکالنا واجب ہے، اور اس میں تاخیر کرنا جائز نہیں، لیکن جو رقم نہ ہونے کے باعث زکاة ادا کرنے سے عاجز ہو، تو اسے اس چیز کی فروخت تک مہلت دی جائیگی اور فروخت کرنے کے بعد وہ ان سب سالوں کی زکاة ادا کرے گا، اور ہر سال کے مکمل ہونے کے وقت کی قیمت کے مطابق زکاة دینا ہو گی، چاہے وہ زمین یا گاڑی یا گھر کی قیمت خرید سے زیادہ ہو یا کم " اھ



دیکھیں: مجموع فتاویٰ ابن باز (14 / 160 - 161) .

واللہ اعلم .